مؤمن اور لعنت

محمد رفیق طاہر

www.rafeeqtahir.com

مؤمن گالی گلوچ کرنے والا یا لعن طعن کرنے والا نہیں ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسے کاموں سے اجتناب فرماتے تھے:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّابًا، وَلاَ فَحَّاشًا، وَلاَ لَعَّانًا، كَانَ يَقُولُ لِأَحَدِنَا عِنْدَ المَعْتِبَةِ: «مَا لَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ»

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحش گوئی کرنے والے اور لعنت کرنے اور گالی گلوچ کرنے والے نہ تھے اور جب کبھی ناراض ہوتے تو صرف اس قدر فرماتے کہ اس کو کیا ہو گیا ہے، اس کی پیشانی خاک آلودہو۔

صحیح بخاری کتاب الأدب باب لم یکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاحشا ولا متفحشا ح ٦٠٣١

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا گیا مشرکین پر بددعاء کیجئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا، وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً»



مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا بلکہ مجھے تو صرف رحمت کے لیے بھیجا گیا ہے۔
صحيح مسلم:كتاب البر والصلة باب النهى عن لعن الدواب: ٢٥٩٩

اور آپ ﷺ لعن طعن کرنے سے منع بھی فرماتے تھے:
سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
«لَا يَنْبَغِي لِصِدِّيقٍ أَنْ يَكُونَ لَعَّانًا»
لعنت کرنے والا ہونا کسی صدیق (سچے) کے شایان شان نہیں
صحيح مسلم:كتاب البر والصلة باب النهى عن لعن الدواب: ٢٥٩٧

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
«لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا»
مؤمن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔
جامع الترمذى' أبواب البر والصلة باب ما جاء فى اللعن والطعن: ٢٠١٩

جَرْمُوز الْهُجَيْمِيّ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو درخواست کی کہ مجھے وصیت کیجئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
أُوصِيكَ أَنْ لَا تَكُونَ لَعَّانًا
میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ تو لعنت کرنے والا نہ بن۔



مسند أحمد : ٢٠٦٧٨

فاسق پر لعنت کرنا:

اور پھر فاسق کو معین کر کے لعنت کرنا سنت نبوی ﷺ میں موجود نہیں البتہ عام لعنت وارد ہے۔ مثلاً نبی ﷺ نے فرمایا:

لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ

"چور پر اللہ کی لعنت کہ ایک انڈے پر اپنا ہاتھ کٹوا دیتا ہے۔"

صحيح البخاری، الحدود، باب لعن السارق إذا لم يسم، ح:٦٧٨٣
وصحيح مسلم، الحدود، باب حد السرقة ونصابها، ح:١٦٧٨

نیز فرمایا:

فَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ

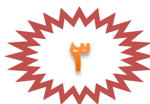
"جو بدعت نکالے یا بدعتی کو پناہ دے اس پر اللہ کی لعنت۔"

صحيح البخاری، الجزية والموادعة ، باب إثم من عاهد ثم غدر، ح:٣١٧٩

یا مثلاً صحیح بخاری میں ہے کہ ایک شخص شراب پیتا تھا اور بار بار نبی ﷺ کے پاس پکڑا آتا تھا یہاں تک کہ کئی پھیرے ہو چکے تو ایک شخص نے کہا:

اللَّهُمَّ الْعَنْهُ مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتَى بِهِ

"اس پر اللہ کی لعنت کہ بار بار پکڑ کر دربار رسالت میں پیش کیا جاتا ہے۔"



آنحضرت ﷺ نے سنا تو فرمایا:

لَا تَلْعَنُوهُ فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ إِنَّهُ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

اس پہ لعنت نہ کرو، اللہ کی قسم جو میں جانتا ہوں وہ یہی ہے کہ یہ شخص اللہ اور اسکے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہے۔

صحيح البخاری، الحدود، باب ما يكره من لعن شارب الخمر---، ح: ٦٧٨٠

حالانکہ آپ نے عام طور پر شرابیوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ عام طور پر کسی خاص گروہ پر لعنت بھیجنا جائز ہے مگر اللہ اور رسول ﷺ سے محبت رکھنے والے کسی معین شخص پر لعنت کرنا جائز نہیں اور معلوم ہے کہ ہر مومن اللہ اور رسول سے ضرور محبت رکھتا ہے۔

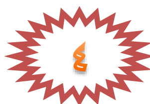
فوت شدگان پر لعنت:

اسی طرح فوت شدگان کو لعن طعن کرنے سے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے:

لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا

"مردوں کو گالی مت دو کیونکہ وہ اپنے کیے کو پہنچ گئے۔"

صحيح البخاری، الجنائز، باب ما ينهى من سب الأموات، ح:١٣٩٣



بلکہ جب لوگوں نے ابو جہل جیسے کفار کو گالیاں دینی شروع کیں تو انہیں منع کیا اور فرمایا:

لَا تَسُبُّوا مَوْتَانَا فَتُؤْذُوا أَحْيَاءَنَا

"ہمارے مرے ہوؤں کو گالیاں مت دو کیونکہ اس سے ہمارے زندوں کو تکلیف ہوتی ہے۔"

سنن النسائی، القسامة، القود من اللطمة، ح:٤٧٧٩

یہ اس لیے کہ فطرتی طور پر ان کے مسلمان رشتہ دار برا مانتے تھے۔ امام احمد بن حنبل سے ان کے بیٹے نے کہا: أَلَا تَلْعَنُ يَزِيدَ؟

آپ یزید کو لعنت کیوں نہیں کرتے؟

امام احمد رحمہ اللہ نے جواب دیا: وَمَتَى رَأَيْتَ أَبَاكَ يَلْعَنُ أَحَدًا؟

"تونے اپنے باپ کو کسی پر بھی لعنت کرتے کب دیکھا تھا۔"

منہاج السنة: ج ٤ ص ٥٧٣

یعنی دین اسلام کسی معین کافر کو بھی گالی گلوچ اور لعن طعن کرنے سے منع کرتا ہے۔ البتہ مطلقا لعنت کا جواز موجود ہے لیکن وہ بھی صرف جواز ہے۔ اور اسے عادت بنالینا ممنوع وناجائز ہے۔

http://www.rafeeqtahir.com/ur/play-article-1589.html

